

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 28 ربیعہ 1430ھ بروز بده بوقت صبح گیارہ بجکر پچیس منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَلَا تَلِّيْسُو الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُو الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَأَقِيمُو الْأَصْلُوْةَ وَأُتُو الْرَّكْوَةَ  
وَارْكَعُوْمَ الرِّكْعَيْنِ ۝ أَتَأُمْرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسُوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ  
تَتَلَوُّنَ الْكِتَبَ طَأَفَّالاً تَعْقُلُوْنَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ ط

﴿پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۴ تا ۴۴﴾

ترجمہ: اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملٹ نہ کرو اور نہ حق کو چھپاو، تمہیں تو خود اس کا علم ہے۔ اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ کیا لوگوں کو بھلانیوں کا حکم کرتے ہو؟ اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو باوجود یہ کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تم میں سمجھنیں؟ وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا بَلَاغٌ ط  
جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سپیکر ٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پیش کا اعلان کریں۔

جناب محمد خان مینگل (سپیکر ٹری اسمبلی): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب سپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو روایں اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:-

- 1۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔
- 2۔ میر ظہر حسین خان کھوسہ صاحب۔
- 3۔ جناب جعفر جارج صاحب۔
- 4۔ ڈاکٹر فوزیہ نذری مری صاحبہ۔

**جناب جان علی چنگیزی (وزیر صدارتی پروگرام CDWA کو ایشی اججوکیشن):** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے قاری صاحب سے میری گزارش یہ ہے جیسا کہ گزشتہ دنوں حسین علی یوسفی کو جس بے دردی سے ظالموں نے شہید کیا ہے اس کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔ جناب! میرا پونٹ آف آرڈر جاری ہے بدمتی سے کہنا پڑتا ہے۔ گزشتہ سات مہینوں سے ہزارہ برادری جس ٹارگٹ کنگ کاشکار ہو رہی ہے اس کے لئے ہم احتجاج کر رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** اس کے لئے آپ proper طریقے سے کوئی تحریک لا کیں۔

**وزیر صدارتی پروگرام CDWA کو ایشی اججوکیشن:** جناب! آپ کے صرف دو منٹ لینا چاہتا ہوں۔ بدمتی یہی ہے کہ اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے میری انتظامیہ سے بار بار گزارش یہ ہوتی ہے کہ آپ خدار اس صوبے کو خانہ جنگلی کی طرف نہ لے جائیں۔ آج صوبہ جس بدمتی کاشکار ہے اس سے ہم سب واقف ہیں اور تمام پارٹیاں اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں ان سے میری دست بستہ عرض ہے کہ جناب عالی! اس وقت صرف ایک برادری کے خلاف سازش نہیں ہو رہی ہے بلکہ یہ اقوام کو ایک دوسرے سے دست گریبان کرنے کی سازش ہو رہی ہے ہم سب ملکہ مشترکہ طور پر قدم اٹھائیں تو یقیناً کوئی وجہ نہیں ہو گی کہ ہم اس پر قابو پالیں گے۔ چونکہ ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی نے چالیس روزہ سوگ کا اعلان کیا تھا تو میں بھی آپ سب سے گزارش کروں گا آپ سب آئیں مشترکہ طور پر فاتحہ خوانی کے لئے چلیں تو میں بھی سوگ کا اعلان کرتا ہوں جو کہ یہ چالیس روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے جب تک یہ دن ختم نہیں ہوتے تو میں جب بھی اس ایوان میں آؤں گا ایک پٹی سی میرے سر پر بندھی ہو گی۔ میں آپ سب سے گزارش کروں گا کہ آپ بھی ہمارے اس غم میں برابر کے شریک ہو جائیں۔

**جناب سپیکر:** جی ظہور کھو سے صاحب!

**میر ظہور حسین خان کھو سے:** جناب! سردار فیض محمد کھو سے کی روح کے ایصال ثواب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی یونس ملا زئی صاحب!

**جناب محمد یونس ملا زئی (وزیر اطلاعات):** جناب! کچلاک کی قبائلی شخصیت عبدالعلیٰ کاڑ کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

**جناب سپیکر:** تمام مرحومن کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔ جی مولوی صاحب!  
(دعائے مغفرت کی گئی)

**جناب پیکر: جی نسٹر بلڈیات!**

**جناب عبدالحاق بشر دوست (وزیر بلڈیات):** جناب! میں عرض کروں گا کہ فلسطینیوں پر جholm کئے گئے ہیں جو شہید کئے گئے ہیں ان کے لئے دعاۓ مغفرت کی جائے اور امریکہ کے نائب صدر بائیڈن کی طرف سے جو حملے کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔

**جناب پیکر: وہ ہو گئی ہے ناں۔ جی سردار صاحب!**

**سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپ پاٹی و برقيات):** جناب پیکر! آپ نے اخباروں میں پڑھا ہو گا ایک بہت اہم اشتو ہے کہ زرینہ مری، جو آئے دن اخبارات میں آتا رہتا ہے ہم سب کو علم ہو گا وہ اس وقت ایجنسیوں کے پاس ہے جو انہوں نے پیپر شائع کئے تھے آپ سب کی نظر وہ سے گزرے ہو گے جو ظلم زیادتی بے عزتی ہو رہی ہے اور زرینہ مری کے حوالے سے بلوچ قوم کے ساتھ ظلم زیادتی ہو رہی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جتنی اس کی مذمت کی جائے وہ کم ہے جب یہ حکومت معرض وجود میں آئی تھی تو اس وقت ہمارا سب سے مطالبہ یہ تھا کہ جو منگ پرسن ہیں ان کو برآمد کیا جائے لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک وہ بجائے خود ہم پر بھی دست درازی شروع کی ہے تھا یہ وہ رپورٹ آپ لوگوں کی نظر وہ سے گزری ہو گی اگر نہیں گزری ہے تو اس کی کاپی میں آپ سب کو دونگا۔ میں سمجھتا ہوں ہم سب مرکزی حکومت سے اپیل بھی کرتے ہیں ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں کہ جوان کے ساتھ زیادتیاں بھی ہو رہی ہیں اگر کوئی کیس ہے اس کو محلی عدالت میں چلا یا جائے ورنہ یہ تو ہیں اور یہ بے عزتی بلوچ قوم یا بلوچستان کے غیور عوام برداشت نہیں کر سکتے ہیں میں سب ساتھیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اسمبلی کے توسط سے اس موقع پر مرکزی حکومت پر وزیر اعلیٰ کی طرف سے ان پر دباؤ ڈالیں اور اخبار میں بار بار آیا ہے آپ نے دیکھا ہو گا اس حوالے سے اکٹھے کام کیا جائے اور اس اسمبلی کو آگاہ کیا جائے۔ تاکہ عوام کو اس اسمبلی کو اور پورے پاکستان کو اس کا پتہ چلے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔

**جناب پیکر:** سردار صاحب! اس وقت ہوم منستر اور قائد ایوان بھی نہیں ہیں آپ کا پوائنٹ آن ریکارڈ آ گیا ہے جب قائد ایوان آئیں گے ان تک یہ بات پہنچ جائے گی اس کے بعد دیکھیں گے۔

**وزیر آپ پاٹی و برقيات:** جناب! اس کے لئے وزیر اعلیٰ کے ساتھ ٹائم رکھیں۔

**جناب پیکر:** سردار صاحب! ہوم منستر آئیں اور وزیر اعلیٰ کا موقف سننے کے بعد، کوئی ان کا موقف آنے کے بعد میں اپنی روونگ دوں گا۔ سردار صاحب! آپ کا پوائنٹ آن ریکارڈ آ گیا ہے۔ فلسطین کے شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کروائیں اور اس کے بعد۔ شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔ (دعاۓ مغفرت کی گئی)

**جناب پیکر:** (وقفہ سوالات) میر ظہور حسین کھوسے صاحب اپنا سوال پکاریں۔

☆ 8 میر ظہور حسین خان کھوسے:

کیا وزیر پلک ہیلٹھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنجان حکومت نے ڈیرہ اللہ یار و اٹر سپلائی سکیم کیلئے رقم مختص کی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکیم کیلئے کس قدر رقم مختص کی گئی تھی نیز کیا موجودہ حکومت اس کیلئے مزید رقم دینے کا ارادہ رکھتی ہے مذکورہ سکیم کے کام کی نوعیت کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر پلک ہیلٹھ انجینئرنگ:

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ گنجان حکومت نے ڈیرہ اللہ یار و اٹر سپلائی سکیم کے لئے رقم مختص کی ہے۔

(ب) کل 2,0000000 روپے مختص کئے ہیں اس سکیم پر کام جاری ہے۔ جس پر تقریباً ساٹھ فیصد کام ہو چکا ہے اور 30 جون 2008ء تک کام مکمل کرنے کا حدف ہے۔

1۔ ذخیرہ آب کے تالاب کے لئے 15 اکیڑز میں خریدنا۔

2۔ ذخیرہ آب کے لئے نئے تالاب کا بنانا جسمیں ایک کروڑ چالیس لاکھ گیلین پانی ذخیرہ ہو سکے گا۔

3۔ نئے تالاب کے لئے پہاڑ بناانا اور مشینری لگانا۔

4۔ نئے سورس کو بجلی کا کنکشن لگانا۔

5۔ پرانے و اٹرورکس پر چاروں یواری بنانا۔

6۔ شہر کے مختلف علاقوں گلیوں میں پائپ لائن بچانا جس میں "12 قطر" 18" انج قطر" 4" 3 قطر کی پائپ شامل ہیں۔

گوکہ علاقے کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ابتدائی تنقیہ کے مطابق اس سکیم پر ساڑھے تین کروڑ روپے مزید رکار ہوں گے۔ البتہ اس کا انحصار موجودہ حکومت کی پالیسی اور صوبے کے مالی حالات پر ہے۔

**Mr. Speaker:** Answer taken as read. Any supplementary ?

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پلک ہیلٹھ انجینئرنگ): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسے: جناب پیکر آپ کے توسط سے، ڈیرہ اللہ یار کی آبادی ایک لاکھ کے قریب ہے جبکہ پہلے اس وقت دس لاکھ کی آبادی کے لئے واٹر سپلائی سکیم بنائی گئی تھی اس وقت نہ پانی ہے، نہ بجلی ہے، نہ گیس ہے اگر بجلی ہو گی تو پانی بھی ہو گا اور گیس بھی نہیں ہے انہوں نے اس میں خود واضح کیا ہے کہ اس کے لئے ساڑھے تین

کروڑ کی ضرورت ہے ایک گھر کو پانی ملتا ہے تو پانچ گھروں کو نہیں ملتا ہے اس کے لئے نسٹر صاحب کوئی رقم مختص کریں یا صوبائی حکومت کرے تاکہ ڈیرہ اللدیار کے عوام کو پانی میسر ہو سکے۔

**جناب سپیکر:** جی نسٹر صاحب! اس میں تو سادہ سی ایک چھوٹی سی تجویز ہے یہ جو PSDP revision ہو رہی ہے اس میں اس چیز کو دیکھیں اپنے سیکرٹری کو نہیں۔

**وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ:** جناب! پی اینڈ ڈی کا نسٹر کمیٹی بنا رہا ہے اور اس کے لئے ہمیں پیسے میں تو ہم کام کریں بغیر پیسے کے تو کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔

**جناب سپیکر:** آپ اپنے محکمے کے توسط سے اپنی ڈیمانڈ محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھجوادیں۔

**وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ:** ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب آپ اپنا اگلا سوال پکاریں۔

#### ☆ 64 میر ظہور حسین خان کھوسہ: 5 نومبر 2008ء کو موخر شدہ

کیا وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت کے قیام اپریل 2008ء تا حال محکمہ پلک ہیلتھ انجینئرنگ میں مختلف نوعیت کی متعدد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ہر قسم کی تمام تعیناتیوں کی تفصیل دی جائے۔ تعینات کردہ افراد کے نام مع مکمل کوائف کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا یہ اسامیاں قواعد و ضوابط کے مطابق مشہر ہوئی تھیں؟ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو مشہر کردہ اخبارات کی تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ:**

محکمہ پلک ہیلتھ انجینئرنگ میں اپریل 2008ء تا حال کوئی تعیناتی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

**Mr . Speaker:** Question taken as read . Any supplementary on

Question No 64 ?

**وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب جعفر خان مندو خیل اپنا سوال پکاریں۔

☆ 75 شیخ جعفر خان مندوخیل:

کیا وزیر پیلک ہیلٹھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ڈی پی نمبر 0929-2003-z کے تحت ژوب شہر کی نئی آبادی کی آبتوثی سکیموں کی توسعے کے لئے 58.000 ملین لاگت منظور ہوئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ پرائیمیٹس کن مراحل میں ہیں اور کب تک پایہ تکمیل کو پہنچیں گے تفصیل دی جائے؟

**وزیر پیلک ہیلٹھ انجینئرنگ:**

(الف) یہ درست ہے کہ پی ایس ڈی پی نمبر 0929-2003-z کے تحت ژوب شہر کی نئی آبادی کی توسعے برائے آبتوثی سکیموں کے لئے مبلغ 58.000 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ب) چونکہ امسال 09-2008ء مکمل منصوبہ بندی اور مکمل خزانہ کی طرف سے کوئی رقم موصول نہیں ہوئی ہے جس کی وجہ سے ترقیاتی کام شروع نہیں ہو سکے۔ علاوہ ازیں مکمل منصوبہ بندی نے ضلعی حکومت ژوب کی طرف سے شامل پیپر پر پانی کے حقوق کی ترسیل و دیگر ذمہ داری کا اقرار نامہ طلب کیا ہے جو کہ مکمل پیلک ہیلٹھ نے مزید کارروائی کے لئے ضلعی حکومت ژوب کو بھجوادیا ہے۔ تاہم مطلوبہ سرٹیفیکیٹ ضلعی حکومت ژوب کی جانب سے مہیا کرنے کی صورت میں اس پروجیکٹ کے فنڈ جاری کر دیے جائیں گے۔

Member not present.

**Mr . Speaker:** Question disposed off.

میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنا سوال پکاریں۔

☆ 9 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکمل خوراک زمینداروں اور کاشنکاروں سے سنتے داموں گندم خرید رہا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی وجہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

**وزیر خوراک:**

گندم کی امدادی قیمت (سپورٹ پرائس) کا تعین مرکزی حکومت کرتی ہے، امسال مرکزی حکومت 625 روپے فی چالیس کلوگرام قیمت خرید مقرر کر دی ہے، لہذا تمام صوبائی مکملہ ہائے خوراک مرکزی حکومت

کی مقرر کردہ قیمت پر گندم کی خریداری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی سپلینٹری کرنا چاہیں؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: کوئی سپلینٹری نہیں ہے کیونکہ وقت بہت کم ہے یہ سوال میں نے چار مہینے پیشتر کیا تھا ابھی تو گندم کا دوسرا بیزن آ رہا ہے۔

**Mr . Speaker:** Ok No supplementary.

میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب اپنا گلا سوال پکاریں۔

مورخہ 5 نومبر 08ء کو مُؤخر شدہ

☆ 55 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت کے قیام اپریل 2008ء تا حال مکمل خوراک میں مختلف نوعیت کی متعدد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ہر قسم کی تمام تعیناتیوں کی تفصیل دی جائے۔ تعینات کردہ افراد کے نام مع مکمل کوائف کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا یہ اسامیاں قواعد و ضوابط کے مطابق مشہر ہوئی تھیں؟ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو مشہر کردہ اخبارات کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) موجودہ حکومت کے قیام اپریل 2008ء تا حال مکمل خوراک میں صرف (2) دو تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

تفصیل تعیناتیاں درج ذیل ہیں:-

(1) آصف علی ولد گلاب خان (مرحوم) سابقہ AFC فوڈ ڈائریکٹریٹ کوئٹہ۔ (جونیر کلرک)

(2) مسماۃ گل جان بیوہ شکر خان (مرحوم) سابقہ چوکیدار پی آر سینٹر نوشکی۔ (چوکیدار)

مندرجہ با لا تعیناتیاں حکومت بلو چستان مکمل ایس اینڈ جی اے ڈی کے نوٹیفیکیشن نمبر

No.SOR1-5(13)S&GAD/2007/936-1040 Dated 8-6-2007 میں لائی گئی ہیں۔ (نوٹیفیکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی)

**Mr . Speaker:** Answer taken as read. Any supplementary on 65?

میر ظہور حسین خان کھوسہ: نہیں ہے۔

**جناب سپکر:** میر ظہور حسین خان کھوسے اپنا اگلا سوال پکاریں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسے:** مورخہ 25/جون 08ء اور 5/نومبر 08ء کو موخر شدہ

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صحبت پور شہر میں یوپیٹی اسٹور قائم کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یوپیٹی اسٹور پر مأمور عملہ کی ملی بھگت سے مذکورہ اسٹور کی اشیاء خور دنوں ش دکانداروں کو سنتے داموں فروخت کی جاتا ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اسکی وجہات کیا ہیں؟ نیز کیا حکومت اس سلسلے میں فوری اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ:

چونکہ یوپیٹی اسٹورز کے تمام امور یوپیٹی اسٹور کا روپ پریشن آف پاکستان سراج نام دیتی ہے جو کہ ایک وفاقی ادارہ ہے لہذا متعلقہ سوال کا محکمہ ہذا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

**جناب سپکر:** سوال نمبر منسٹر فوڈ۔ Answer taken as read. Any supplementary.

on Question No 10?

**میر ظہور حسین خان کھوسے:** ہمارا سوال یہ ہے کہ یوپیٹی اسٹور صحبت پور میں اور بلوجستان کے تمام علاقوں میں خصوصاً صحبت پور کا میں ذکر کروں گا وہاں پر یوپیٹی اسٹور عام لوگوں کو۔۔۔۔۔۔

**جناب سپکر:** دیکھیں آزریبل ممبر صاحب! یہ جو آپ کا سوال ہے تھوڑا اس میں ابہام ہے یوپیٹی اسٹور کا جو تعلق ہے وہ مرکز سے ہے اس میں کیا specific پوچھنا چاہتے ہیں مفسٹر ہوم بھی is not around

**میر ظہور حسین خان کھوسے:** وہاں پر وہ اشیاء بلیک میں نیچ رہے ہیں دوسرے عام دکانداروں کو دے رہے ہیں عام لوگوں کو نہیں مل رہا ہے۔

### رولنگ

**جناب سپکر:** ٹھیک ہے اس کیلئے ہم آپ کے سوال کے حوالے سے، سیکرٹری اسمبلی یوپیٹی اسٹورز کے ایم ڈی کو ایک چھٹی لکھ دیں گے تاکہ اس پر ایک watch رکھی جائے۔ Ok Question disposed off.

**میر ظہور حسین خان کھوسے:** Thank you.

**جناب سپکر:** وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### رخصت کی درخواستیں

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): سردار شناہ اللہ زہری صاحب وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی کراچی گئے ہوئے ہیں۔ وزیر صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب محمد اسماعیل گجر وزیر پشاوری منصوبہ بندی و ترقیات نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ رقتیہ ہاشمی صاحب وزیر مین اصول بائی رابطہ سرکاری کام کی وجہ سے اسلام آباد گئی ہوئی ہیں وزیر صاحب نے اکتیس تاریخ تک کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ روپینہ عرفان صاحب وزیر قانون و پارلیمانی امور ذاتی کام کی وجہ سے اسلام آباد گئی ہوئی ہیں انہوں نے اٹھائیں جنوری کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر طارق حسین مسروی بگٹی ممبر اسمبلی علاج کے لئے لاہور گئے ہوئے ہیں انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

آغا عرفان کریم وزیر حج و اوقاف کراچی گئے ہوئے ہیں وزیر صاحب نے اٹھائیں جنوری کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار زادہ رستم خان جمالی وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والدہ کے علاج کے لئے کراچی گئے ہوئے ہیں آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

جناب سپیکر: میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 1 پیش کریں۔

### تحریک التواء نمبر 1

میر ظہور حسین خان کھوسہ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ مسلسل 72 گھنٹے اور اس کے بعد 36 گھنٹے ہونے والی حالیہ بارشوں نے تمام بلوچستان خصوصاً جعفر آباد، نصیر آباد اور جھل گھسی کے علاقے میں تباہی پھادی۔ چاول کی تیار فصل 90 نیصد damage اور خراب ہو گئی۔ (خبری تراشہ مسلک ہے) اس فصل کی تباہی کی وجہ سے (شالی) چاول خریدنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ لہذا صوبائی حکومت مذکورہ بالاترین اصلاح

کو آفت زدہ قرار دے کر آبیانہ، مالیہ اور عشر معاف کر دے اور ساتھ ہی وفاقی حکومت سے بلوچستان کے تمام زرعی قرضوں کو معاف کرانے کے لئے رجوع کرے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

**جناب سپیکر:** تحریک التوانہ نمبر 1 پیش ہوئی۔ محکم مزید اس پر کچھ بات کرنا چاہیں گے؟

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** جناب سپیکر صاحب! گزشتہ پچاس سالہ سالوں میں اس ریجع کے سینز میں ایسی بر سات اور طوفانی بارش بھی نہیں ہوئی ہے۔ خریف میں البتہ اتنی بڑی بر سات و تیرہ ہے یادوں سے موسموں میں بر ساتیں ہوئی ہیں لیکن 72 گھنٹے مسلسل ضلع جعفر آباد، نصیر آباد اور جhel مگسی کے جو کھلیاں تھے جو فصل کے ڈھیر تھے ان کے اندر بر سات مسلسل ہوتی رہی جس کی وجہ سے (شالی) چاول تمام کے تمام damage ہو گئے۔ اور اب ان میں وانہ پڑا ہوا ہے مل لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں کہ یہ جوز لر لہ ہوا ہے پچھلے سال سیالاب آیا اس سے کہیں زیادہ نقصانات جعفر آباد اور نصیر آباد کے بزرگ، کسان اور زمینداروں کو ہوئے ہیں۔ تو اس لئے گورنر آف بلوچستان سے آپ کے توسط سے میں عرض کروں گا کہ جعفر آباد، نصیر آباد اور جhel مگسی کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اور ساتھ ساتھ وہاں کے عشر، مالیہ اور آبیانہ وغیرہ بھی رائٹ آف کیا جائے۔ اور یہ بھی میں ذکر کروں گا کہ مرکزی حکومت نے اٹھاڑہ ارب روپے اور ڈریٹ کے معاف کر دیے ہیں۔ کس چیز کے معاف کیئے ہیں انہوں نے؟ ہماری سوئی گیس کی مد میں چھ سو ارب روپے ان کے ذمے ہیں۔ تو یہ معافی کا نام حذف کیا جائے۔ یہ تو ہمارا حق بتا ہے اس لئے وہ چھ سو ارب جو بقا یا ہے وہ بھی ہمیں دے دے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جو زرعی قرضے ہیں علاقے میں جو نقصانات ہوئے ہیں زلزلے کی وجہ سے یا باشوں کی وجہ سے ان کو بھی رائٹ آف کیا جائے۔ اور یہ ”معافی“ کا لفظ کاٹ دیا جائے۔ کیونکہ یہ ہمارا حق ہے اور ہم اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ اس میں معافی کا ذکر نہیں ہونا چاہیے۔

**جناب سپیکر:** او کے۔ جی سلیم کھوسہ صاحب!

**جناب سلیم احمد کھوسہ:** جناب سپیکر! پچھلے دونوں 72 گھنٹے جعفر آباد اور نصیر آباد میں جو طوفانی بر سات ہوئی ہے اس کے نتیجے میں تقریباً 90 نیصد (شالی) چاول تباہ ہو چکے ہیں۔ میں یہ بھی آپ کو بتاتا چلوں کہ کیا تھر کینال اور کچھی کینال تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ ایکڑ آباد کرتی ہیں۔ اور ان بر ساتوں کے نتیجے میں تقریباً سات ارب روپے کا نقصان اس وقت ہو چکا ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اگر اس تحریک التوانہ کو قرارداد کی صورت میں پاس کر کے وفاق کو بھیجا جائے تو ان اضلاع کو کچھ ریلیف مل

سکے گا۔ شکریہ!

**جناب سپیکر:** جی Minister Revenue to respond, please.

**انجینئر زمرک خان (وزیر مال):** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے جو تحریکِ التواضع کی ہے میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنی بھی تباہی ہوئی ہے اس حوالے سے وہاں پر اور یہاں ہمارے اصلاح میں بھی ہوئی ہے تو یہ جس طرح چاہتے ہیں سلیم صاحب نے بھی کہا کہ اس کو قرارداد کی شکل میں پیش کیا جائے تو ہمیں اعتراض نہیں ہے۔ ای ڈی ریونڈہاں پر بیٹھیے ہوئے ہیں ان سے پوری تفصیل منگوا کر پھر next اجلاس میں قرارداد کی شکل میں اگر آپ پیش کرنا چاہتے ہیں تو سارے ساتھی میل کر اس کو پیش کرتے ہیں اور پورٹ یہاں پر آپ کے سامنے لاتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی منسٹر بلدیات! کچھ۔۔۔ آپ اتفاق سے دونوں اکٹھے ہی اٹھتے ہیں۔ اس بار سردار اسلام بولیں پھر منسٹر بلدیات۔ جی ok

**سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات):** جناب سپیکر! پچھلے دنوں وہاں جانا ہوا وہاں کی حالت میں نے دیکھی جو (شالی) کی فصل تھی وہاں کے لوگوں کا میرے خیال میں کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ خاص کر غریب کسانوں کو جتنا نقصان ہوا ہے میرے خیال میں آپ کی توقع سے زیادہ ان کو نقصانات ہوئے ہیں۔ جو تحریکِ التواضع صاحب نے پیش کی ہے ہم مکمل طور پر اس کی حمایت کرتے ہیں۔ ان علاقوں کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔ جو چھوٹے زمیندار کاشتکار ہیں ان کے زرعی قرضے اور آبیانہ ہیں کم از کم گورنمنٹ آف بلوجستان ان کو تو معاف کر دے۔ ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی منسٹر اکل گورنمنٹ آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

**جناب عبدالحاق بشر دوست (وزیر بلدیات):** ظہور حسین کھوسہ صاحب نے جو مسئلہ بیان کیا ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسری طرف انسانی المیہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ زیارت میں اس وقت جو صورت حال ہے وہاں پر انسانی المیہ جنم لے رہا ہے۔ وہاں پر چھوٹے چھوٹے نچے سردی سے مر رہے ہیں ان کے لئے آگ کا بندوبست نہیں ہے خیسے جو دیے گئے ہیں وہ واٹر پروف ف نہیں ہیں برفباری کا جتنا بھی پانی ہے وہ خیموں کے اندر جا رہا ہے۔ وہاں پر ایک بہت ہی بڑا مسئلہ پیدا ہوا ہے بیماریاں پھیل رہی ہیں اور لوگوں کو جوشیز دیتے گئے ہیں وہ بھی واٹر پروف ف نہیں ہیں۔ لہذا ان کے لئے ضروری بندوبست جلد از جلد کیا جائے۔

**جناب پسیکر:** جی آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی محترمہ غزالہ صاحبہ!

**محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسوان):** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب پسیکر! میں میر ظہور حسین کھوسے صاحب کی تحریک التواء کی مکمل حمایت کرتی ہوں۔ کیونکہ میرا اپنا تعلق بھی جعفر آباد سے ہے۔ اور وہاں majority لوگوں کا ذریعہ معاش زمینداری پر مخصر ہے۔ اور اتنی بارش ہونے کے باوجود وہاں پر بالکل تباہی ہو چکی ہے اور میں بھی یہ گزارش کروں گی کہ تینوں اضلاع کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ اور جس طرح میر سعیم کھوسے صاحب نے کہا قرارداد کی صورت میں اس چیز کو آگے لا کر کے اور وہاں کے لوگوں کی امداد کی جائے۔

**جناب پسیکر:** جی علی مدینک صاحب!

**حاجی علی مدینک (وزیر خوارک):** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب پسیکر! جو مسئلہ میر ظہور حسین کھوسے صاحب نے بیان کیا، ہم اُس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔

**جناب پسیکر:** جی مولانا باری صاحب!

**مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پلک ہیلتھ اجینٹر گ):** جناب پسیکر! یہ تحریک کی شکل میں پیش کیا گیا ہے اور محرک خود فرماتے ہیں کہ اس کو قرارداد کی شکل میں لایا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے بلوجستان کا مسئلہ ہے۔ سابق صدر صاحب نے بلوجستان کے جتنے زرعی قرضے اور واجبات تھے ان کی معافی کا اعلان کیا گیا تھا۔ صوبائی حکومت کے ذریعے سے وفاقی حکومت کو آپ ایک قرارداد کی شکل میں سفارش کی شکل میں بنا کر کے یہ جو تین اضلاع ہیں جو کہ آفت زدہ ہیں اور زیارت کے بارے میں دوستوں نے ذکر کیا ہے وہ بھی اور دوسرے اضلاع بھی جو پرانے قرضے جات ہیں زمینداروں کے اُس پر بھی میرے خیال میں آپ دوبارہ اس وقت جو انہوں نے اُورڈر اف معاف کر دیا ہے وہ تو اپنی جگہ پر ہم ان کے مشکور ہیں لیکن دوسرے واجبات کے بارے میں وہ مہربانی کرے۔

**جناب پسیکر:** جی جبیب صاحب!

**میر جبیب الرحمن محمد حسني (وزیر پی۔ واسا اور QGWSP):** جناب پسیکر! یہ جو تحریک التواء پیش کی گئی ہے ہم اس کو قرارداد کی صورت میں پیش کرنے کی حمایت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دو سال پہلے ڈسٹرکٹ خاران، واشک، چانگی اور مختلف علاقوں میں سیلا ب آیا تھا۔ خضدار کے جتنے علاقوں ہیں پورا بیٹھ، وہاں کے لوگوں کو ابھی تک ریلیف نہیں ملا ہے۔ جتنے بندات تھے سب سیلا ب میں بہہ گئے ہیں۔ ان کی گزر برس زمینداری

پر ہوتی ہے ابھی لوگ دو وقت کی روٹی کے لئے محتاج ہو گئے ہیں اور کئی ایسے علاقوں میں جہاں پر ابھی تک لوگ ٹھہلے آسمان تک بیٹھے ہیں۔ اس قرارداد میں ان علاقوں کو بھی شامل کیا جائے تاکہ ان کو بھی ریلیف دیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی بابا مین صاحب!

**بابا محمد امین عمرانی (صوبائی وزیر):** جناب والا! جو تحریک التواہ پیش ہوئی ہے یہ تو پورے بلوجستان کیلئے بالخصوص نصیر آباد، جعفر آباد اور جhel مگسی میں جو حالیہ بارشوں سے 90 فیصد لوگوں کی فصلوں کو نقصان ہوا ہے۔ جناب والا! اس مسئلے میں حکومت نے (پاسکو) کو اختیار دیا تھا کہ وہ شالی کی خریداری کرے۔ لیکن پاسکو کے لئے جو ملیں دی گئی ہیں ان میں شاید تین یا چار تحصیلوں میں آپ کے نصیر آباد، جعفر پٹ اور اوستہ محمد میں۔ تو وہ زیادہ سے زیادہ پانچ سے دس لاکھ تک لے سکتی ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن پوزیشن اس وقت جو بارشوں کی وجہ سے شالی کی خرابی کی ہے اور پاسکو بھی یہ شالی خریدنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جو نقصانات ہوئے ہیں اب وہ زمیندار اس پوزیشن میں نہیں رہے کہ وہ مالیہ، آبیانہ یا زرعی قرضے ادا کر سکیں۔ اس لئے ہماری گزارش ہے کہ اس کو قرارداد کی شکل میں مرکزی حکومت کو بھیجا جائے اور زرعی قرضے اور دیگر مطالبات میں ان کو حل کیا جائے۔ شکریہ!

**جناب سپیکر:** جی منستر معدنیات!

**میر عبدالرحمٰن میسٹگل (وزیر معدنیات):** جناب سپیکر صاحب! جس طرح میر ظہور حسین کھوسے نے تحریک التواہ پیش کی جس میں نصیر آباد، جعفر آباد اور جhel مگسی کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ تو جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے دنوں جو طوفانی بارشوں کی وجہ سے خاص کر غریب کسانوں کو کروڑوں اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ جس طرح سلیم کھوسے صاحب نے کہا اس تحریک التواہ کو قرارداد کی شکل میں پیش کیا جائے تو بہتر ہے میں اس تحریک التواہ کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور امید ہے انشاء اللہ یہ قرارداد کی شکل میں پیش ہوگی اور پاس ہوگی۔

**جناب سپیکر:** ظہور صاحب!

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے ربی ڈی اے):** جناب سپیکر! میں اس تحریک التواہ کی حمایت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال جو پورے بلوجستان میں سیلا ب آیا تھا اور وہاں سیلا ب کی وجہ سے ہزاروں لوگ بے گھر ہوئے تھے۔ اور پرویز مشرف نے وعدہ کیا تھا خاص کر میرانی ڈیم کے متاثرین کے لئے۔ کہ وہاں اس کی وجہ سے ہزاروں گھر تباہ ہو گئے تھے اور لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی تھیں۔ ابھی تک ان لوگوں کو compensation کے پیسے نہیں ملے ہیں اور وہاں پر لوگ بے یار و مددگار ہیں اور ہر مہینے وہ وہاں

پر دھرنے دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ بھی اس میں شامل کیا جائے اور وفاقی حکومت سے اسمبلی کے توسط سے گزارش کی جائے کہ ان کو جلد سے جلد compensate کیا جائے۔

شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منستر یونیو! آپ بتائیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتا ہوں سب سے پہلے جیسے جان علی چنگیزی صاحب نے کہا کہ پرسوں یونی صاحب کے قتل کا واقعہ ہوا تو اُس کی ہم پُر زور نہ مت کرتے ہیں۔ لیکن اُس کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ اُس دن جو ہنگامے ہوئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منظر صاحب! قرارداد پر بات ہو رہی ہے اُس کے لئے آپ ذرا الگ کھڑے ہو جائیں؟

وزیر مال: قرارداد کی تو ہم نے حمایت کی۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ پھر بعد میں، اس کو off dispose کرتے ہیں ناں پھر اُس پوائنٹ پر آتے ہیں۔

جی منستر ایگر یکچھ!

میراسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): شکریہ جناب سپیکر صاحب! ظہور حسین صاحب کی تحریک التواء کو سارا یوان سپورٹ کر رہا ہے۔ جناب سپیکر! تحریک التواء جو یوان میں پیش ہوئی ہے وہ صرف یوان کی حد تک نہیں بلکہ اس پر عمل بھی کیا جائے۔ اس کو آگے اس لئے بڑھاتا چلوں کہ 2006ء میں جو بلوچستان میں بڑی تباہی ہوئی تھی اس طریقے سے قرارداد تحریک التواء کی شکل میں اس اسمبلی کے فلور پر لوگ چلاتے رہے بولتے رہے بعد میں مرکزی حکومت نے آٹھارب روپے کا بلوچستان کے لئے اعلان کیا تھا ان آٹھارب میں سے صرف بچاں کروڑ روپے اب تک ملا ہے۔ مرکزی گورنمنٹ بلوچستان میں reconciliation کی بات کرتی ہے مفاہمت کی بات کرتی ہے عوام کو یلیف دینے کی بات کرتی ہے لیکن ہم صرف یہاں تحریک التواء پیش کریں۔ ماضی میں اگرچھلی گورنمنٹ نے جو زیادتی کی ہے یہ تو ڈیکریٹ گورنمنٹ ہے اس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ کم از کم اپنا وعدہ وفا کر لے۔ اس زمانے میں ہمیں کہا تھا کہ جناب آپ ان بندوں کا اکاؤنٹس بینک میں کھولیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے اکاؤنٹس کھولے۔ ابھی وہ ہمیں کہتے ہیں کہ پیسے آپ لوگوں نے کھا لیے ہیں پیسے کھڑھر ہیں۔ اس وقت ہم اس اسمبلی میں بول رہے ہیں آگے سُننے والا میں دیکھ رہا ہوں کوئی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ جناب! آپ کی اجازت سے میں دو الفاظ بول لوں۔ اپنی قابلیت اپنی ذہانت اپنے خلوص کی وجہ سے مرکز میں جوتین چار میٹنگیں ہوئی ہیں اُنکے اثرات یہ ہوئے کہ پہلی دفعہ بلوچستان میں جو OD ہوا تھا

اُس کو چھ مہینے کے لئے freez کیا۔ اور بعد میں ٹیٹ بینک اور سٹرل گونمنٹ کے درمیان ایک commitment ہوئی ایک اچھا شگون ہے وزیر اعلیٰ اپنی ٹیم کے ساتھ قابل مبارک قبل ستائش ہیں لیکن بات یہاں آ کر نہیں رکتی سوال یہ ہے کہ بلوجستان میں اور ڈرافٹ کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟ ہمارے جو بنیادی وسائل ہیں ان پر قبضہ کس نے کیا ہے؟ ہمارا جو بنیادی حق ہے وہ ہمیں کیوں نہیں مل رہا ہے؟ جیسا کہ ظہور حسین کھوسہ صاحب نے کہا کہ گیس کی مد میں 150 ارب، فناں سیکرٹری سے میری کل discussion ہوئی تھی وہ بتا رہے تھے کہ پہلے 120، ابھی ہم اگر ان پر انترست لگائیں تو 150 ارب ہمارا حق ہے۔ ابھی ہم گیس کی رائماٹی کی بات نہیں کرتے۔ مشترکہ قرارداد بھی ہوگی انشاء اللہ ہم گیس کی پچاس فیصد آمدنی مانگتے ہیں۔ گواہ پورٹ کی پچاس فیصد آمدنی مانگتے ہیں۔ ریکوڈ کی پچاس فیصد آمدنی مانگتے ہیں۔ اگر ہمیں ساتھ چلنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا بنیادی جو (fundamental right) ہے وہ ہمیں دے دیں۔ اس کے ساتھ ہی ہمارے بلوجستان کی پوری کابینہ مبارک باد کی لاکن ہے جس نے ڈسٹرکٹ لسیلہ میں ستر ہزار ایکٹرز میں عوام کی بجا کے ان کو واپس کیا۔ ان زور آ وقوتوں کے سامنے نہیں جھکی جو ہر وقت اپنے کو اس ملک کا مالک سمجھتی ہیں۔ ایک جرأت مندانہ فیصلہ اور اس کی بنیٹ کا انشاء اللہ ہر وقت فیصلہ بلوجستان کے مسکین اور لاچار عوام کے حق میں ہوگا اور جناب پیکر! اُس میں آپ کا بڑا role تھا آپ بھی قابل ستائش ہیں۔ شکریہ جناب پیکر!

**جناب پیکر:** ظہور صاحب! دوستوں نے جو amendments یا جو تباویز دی ہیں وہ بھی اس میں شامل کریں۔ آپ محرك ہیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** جی۔

**جناب پیکر:** تمام House کی رائے کے بعد میر ظہور حسین کھوسہ صاحب کی تحریک التوانہ نمبر 1 کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جاتا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے) اور اسے صوبائی اور وفاقی حکومت تک پہنچانے کا اسمبلی سیکرٹریٹ انتظام کرے۔

**محترمہ نسرین رحمن کھیڑان (صوبائی وزیر):** پونٹ آف آرڈر۔ جناب پیکر!

**جناب پیکر:** جی۔ منٹر نسرین کھیڑان صاحبہ!

**محترمہ نسرین رحمن کھیڑان (صوبائی وزیر):** جناب پیکر! میں بھی اسی قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہی تھی آپ کی روائی سے پہلے شاید آپ نے دھیان نہیں دیا۔

**Mr . Speaker:** I am sorry.

**محترمہ نسرین حملہ کھنیران (صوبائی وزیر):** میں بھی یہی کہنا چاہ رہی ہوں کہ جتنے بھی ہمارے مون سون کے ریخ میں ایریاز ہیں بارکھاں، دُکی اور موئی خیل ان ایریاز میں جب بھی بارشیں ہوتی ہیں یہی حال ہوتا ہے اُن سب کو بھی اس میں mention کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی شفیق صاحب! آپ اور انفار میشن مفسٹر صاحب صحافیوں کو دیکھیں اُنکی کیا grievances ہیں اگر منا کے لائیں اور چیک کر لیں Thank you۔ جی پیر عبدالقدار صاحب۔۔۔ (مداخلت) **وزیر پبلک ہیلتھ انجمنٹ مگ:** جناب سپیکر! جو تحریک کی شکل میں پیش کی گئی ہے اور محک صاحب خود فرمار ہے ہیں کہ اس کو قرارداد کی شکل میں لایا جائے میں سمجھتا ہوں یہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔

**جناب سپیکر:** جی پیر عبدالقدار صاحب!

**پیر عبدالقدار گیلانی:** جناب سپیکر! ایک نجی ٹی وی چینل (سماں) کے دفتر کے اوپر حملہ کیا گیا ہے جس کے protest میں ہمارے تمام صفائی حضرات اپنا احتجاج ریکارڈ کرنے کے لئے ٹوکن واک آؤٹ کئے ہوئے ہیں اسے ریکارڈ میں لایا جائے اور حکومت سے درخواست ہے کہ ہمارے صحافیوں کو ہر طرح کی سہوتیں فراہم کرے اور انہیں سیکورٹی دے۔

**جناب سپیکر:** منسٹر ایجوکیشن اور منسٹر انفار میشن کو ہم نے بھیجا ہے کہ وہ انہیں منا کر لے آئیں۔ If you would like to join them.

**پیر عبدالقدار گیلانی:** سُنا ہے انہوں نے ٹوکن واک آؤٹ کیا ہے۔

**جناب سپیکر:** اچھا They are coming back. ٹھیک ہے جی۔ سردارزادہ رستم خان جمالی صاحب صوبائی وزیر اپنی قرارداد نمبر 10 پیش کریں۔ محک چھٹی پر ہیں۔

**انجمنٹ بست لعل گلشن (وزیر اقليٰ امور):** جناب سپیکر! جمالی صاحب نے جو قرارداد لائی ہے۔ انہوں نے شاید آپ کو درخواست بھی کی ہے۔ کہ میں اُنکے behalf پر پیش کروں۔ آپ مجھے اجازت دے دیں تاکہ میں یہ قرارداد پیش کروں۔

**جناب سپیکر:** مجھے تو اسکی intimation نہیں ملی ہے۔

**وزیر اقليٰ امور:** جناب سپیکر سرکاری قرارداد ہے میرے خیال میں کوئی بھی پیش کر سکتا ہے۔

**جناب سپیکر:** او کے۔ آپ پیش کریں۔

**Minister Minority Affairs:** On behalf of Mir Rustom Jamali.

### سرکاری قرارداد نمبر 10

ہرگاہ کہ نیشنل کمیشن فارہیون ڈولپمنٹ (NCHD) 2002ء سے ملک میں صحت اور تعلیم کے نظام کی بہتری اور مضبوطی کیلئے کام کر رہی ہے۔ یہ واحد ادارہ ہے جس نے بغیر کسی امتیاز کے بلوجستان کے 27 اضلاع میں لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام کا آغاز کیا۔ گورنمنٹ سکولوں (خاص طور پر صوبہ کے دور دراز سکولوں) میں اساتذہ کی کمی کے مسئلے پر قابو پانے کیلئے NCHD 1082 اساتذہ 36621 نمبر 36621 پر انگریز سکول کے بچوں کو زیر تعلیم سے آ راستہ کر رہی ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ کمیونٹی اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے 731 فیڈر سکول قائم کئے گئے۔ جہاں 19490 طلباء کو پڑھانے کے 762 اساتذہ کو تعینات کیا گیا۔ صوبہ سے بہالت کے اندر ہرے کے خاتمے کیلئے NCHD تعلیم بالغان کے حوالے سے بھی کام کر رہی ہے۔ ناخواجی کے خاتمے اکی کرنے کیلئے صوبہ میں 12343 لیٹری سینٹر قائم کئے گئے۔ جہاں 233604 (2 لاکھ 33 ہزار 6 سو 4) لوگوں کو خواندہ بنایا گیا۔ تعلیم بالغان کے پروگرام کو فروغ دینے کیلئے 50074 افراد کی خدمات حاصل کی گئیں جن کی کاؤشوں سے خواندگی کی شرح میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ اور ساتھ ہی NCHD نے صوبہ بلوجستان میں 9024 افراد کو روزگار بھی مہیا گیا۔ اس وقت حکومت کی جانب سے NCHD کو فنڈر زفراہم نہ کرنے کی وجہ سے 9024 افراد کے روزگار اور 560111 طلباء کا مستقبل خطرے میں ہیں۔ صوبہ بلوجستان جو پہلے سے ہی باقی صوبوں کے مقابلے میں ہر لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ اس وقت اس نقصان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وفاقی حکومت نیشنل کمیشن فارہیون ڈولپمنٹ کے پروگراموں کو جاری رکھنے اور صوبے کی خوشحالی و ترقی کیلئے فنڈر زکی فراہمی کو فوری طور پر لقین بنائے۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 10 پیش ہوئی۔ آپ mover کے behalf پر ہیں۔ آپ اس پربات کرنا چاہتے ہیں یا اس کو Shall I put it for vote.

وزیر اقلیتی امور: جناب سپیکر! جمالی صاحب کی طرف سے جو قرارداد پیش ہوئی ہے۔ میرے خیال میں کافی وضاحت کیسا تھا ہے مزید اس پر بولنے کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ اور بیرون زگاری کا مسئلہ، ویسے بھی تعلیم کے میدان میں بلوجستان بہت پیچھے ہے۔ تو اس بیرون زگاری کے خاتمے اور مزید اس سے بچنے کیلئے اور بچوں کو تعلیم دینے کیلئے اس قرارداد کی ایوان سے منظوری چاہتے ہیں۔

**جناب پیکر:** جوارا کین اسمبلی قرارداد نمبر 10 کے حق میں ہیں۔ May raise their hands.

No body is raising his hand ---non

**جناب جان علی چنگیزی (وزیر صدارتی پروگرام CDWA کواليٹ ایجوکیشن):** جناب پیکر! میں اس پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔ اگر اجازت ہو؟

**جناب پیکر:** او کے۔ آپ بات کریں۔

**وزیر صدارتی پروگرام CDWA کواليٹ ایجوکیشن:** جناب پیکر! انہوں نے جس طریقے سے صوبہ بھر میں تعلیم کے فروغ کیلئے کام کیا۔ لیکن بد قسمتی سے کچھ مہینے پہلے ان کے مراکز بند کر دیئے گئے ہیں۔ ان سے ہمارا رابطہ بھی تھا یہ وہ لوگ ہیں جو علم کے فروغ کیلئے کوشش ہیں۔ ان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ ان تمام خواتین کو تعلیم یافتہ بنا رہی تھی جو سکول نہیں جاسکی ہیں اور ان کی عمر بھی گزر چکی ہے۔ میری تمام ایوان سے گزارش ہے کہ قرارداد کے حق میں ووٹ دے بلکہ کارروائی میں بھی پورا ساتھ دے اور مرکزی حکومت سے گزارش ہے کہ جتنے ان کے مراکز بند ہو چکے ہیں انہیں فعال کیا جائے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے جو عورتیں پہلے کچھ پڑھ لکھ نہیں سکتی تھیں اب اپنانام لکھنے کے ساتھ ساتھ چھوٹی حروف لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ لہذا اکنی تعلیم کو مزید آگے لی جانے کیلئے اس قرارداد کی حمایت کریں۔ شکریہ جناب پیکر!

**جناب پیکر:** جی ظہور حسین خان کھوسہ!

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** جناب پیکر! میں یہ بھی بتاتا چلوں پچھلے پانچ چھ سالوں میں پچاس ہزار سے زیادہ بچیوں نے تعلیم حاصل کی اور ہزاروں کی تعداد میں فیڈرل ٹیچرز نے وہاں پڑھائے۔ اب اسکو بند کرنے سے ان بچیوں کی تعلیم ادھوری رہ گئی ہے۔ یعنی کہ انہوں نے تعلیم کمل نہیں کی۔ یہ مرکزی حکومت کی طرف سے بڑی زیادتی ہے ہمارے بچوں کو غیر تعلیم یافتہ کرنے کیلئے اور اسکے علاوہ اس میں ہزاروں ٹیچرز کے روزگار بھی چلے گئے ہیں۔ تو میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ کہ NCHD کے جو بھی ٹیچر ہے انکو بحال کیا جائے۔

**جناب پیکر:** جو مزرساز اکین قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ May raise their hands please.

ok قرارداد نمبر 10 منظور ہوئی۔ وزیر صحت پاکستان نرنسنگ کوسل کیلئے منتخب کرنے کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

### ایوان کی کارروائی

**جناب عین اللہ شمس (وزیر صحت):** میں وزیر صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ پاکستان نرنسنگ کوسل کے ایک ٹیکسٹ 1973ء کے سیکشن (3) کے سب سیکشن "ک" کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی سے ایک خاتون رکن کا بحثیت

ممبر پاکستان نرنسگ کو نسل انتخاب کیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ پاکستان نرنسگ کو نسل کے ایکٹ 1973ء کے سیکشن (3) کے سب سیکشن "K" کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی سے ایک خاتون رکن کا بھیت ممبر پاکستان نرنسگ کو نسل انتخاب کیا جائے۔ تحریک پیش ہوئی۔ وزیر صحت پاکستان نرنسگ کو نسل کے لئے ممبر منتخب کرنے کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر صحت: میں وزیر صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری صاحبہ کو پاکستان نرنسگ کو نسل کا رکن منتخب کیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری صاحبہ ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی پاکستان نرنسگ کو نسل اسلام آباد کے لئے رکن منتخب ہوئیں۔

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب! جب ہم کچھ بولتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ بیٹھ جائیں بیہاں پر پہلے بھی جو مسئلہ پیش ہوا اس تحریک کے متعلق۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں۔

وزیر مال: نہیں ہم ہر ایک اس کی حمایت کرتے ہیں اس کے بعد پھر وہ اپنے مسئلے بھی بیان کرتے ہیں ہم جب اٹھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر یونیو صاحب! آپ کے پاس ابھی فلور ہے آپ جتنی بات کرنا چاہیں کر لیں دیکھیں۔۔۔۔۔۔

وزیر مال: ہم بھی اسی تحریک کی حمایت کرتے ہیں پہلے بھی ایک ہوا تھا جب خضدار انجینئر نگ کے لئے ممبر کا انتخاب ہونا تھا اس میں میرا اور بست لعل گلشن کا نام، میں نے یہی کہا تھا کہ ہمیں بھیت انجینئر، وہاں پر انہوں نے ہمارا انتخاب کیا تو اس کیلئے ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری صاحبہ کی ہم حمایت کرتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر ہیں ہم سے بہتر جانتی ہیں تحریری جب ہم آپ سے اجازت چاہتے تھے کہ وہ کچھ بولیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب مجھے بھی عرض کرنے کا موقع دیں دیکھیں اس وقت جب آپ بول رہے تھے بات ہو رہی تھی برسات کے حوالے سے ایک نقصان کے حوالے سے کوئی لا ایڈ آڑر کے حوالے سے، اب میں آپ کو فلور دیتا ہوں آپ بات کریں۔ Floor is giving to the Revenue

Minister you can speak as long as you want .

وزیر مال: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی ہمارے دوستوں نے بہت سے مسئلے اس تحریک کے حوالے سے پیش کر دیے میں کسی کی مخالفت نہیں کرتا ہوں لیکن آپ پھر ہمیں بٹھانے کی کوشش کرتے ہیں سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے میں اتنا کہنا چاہتا ہوں پرسوں جو یونیفار صاحب کا واقعہ ہوا تھا ہم اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی پروزور نہیں کرتے ہیں اور جس طرح ان بے گناہ لوگوں کو مارا جاتا ہے لاءِ عینڈ آرڈر اس پر ایگنسیز جو بھی فورسز ہیں ان کو ایکشن لینا چاہیے لیکن یہ بھی میں کہتا ہوں کہ اس دن جو ہنگامے ہوئے تھے املاک کو نقصان پہنچایا گیا کل میں نے (سماء) ٹی وی کے دفتر کا دورہ کیا وہاں پر ان کے جو نقصانات ہوئے تھے کیونکہ (صحافت) الیکٹرانک میڈیا پرنٹ میڈیا ہے یہاں ہمیں دنیا تک پہنچاتے ہیں اور ہماری کو رنج دیتے ہیں ہماری پہچان ہیں ہم سب اسمبلی کے یہاں کے لوگوں کے مسئلے کو سنتے ہیں اگر ان کی صحافت پر بھی حملہ کرے اور یہاں تک کہ ان کو نقصان پہنچائے تو یہاں بھی انہوں نے واک آؤٹ کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے صرف ہماری جو سرکاری یہاں پر پی ٹی وی کی کو رنج ہے جو وہ ہو رہی ہے تو ان کا خیال رکھنا چاہیے اور ان کی ہم پروزور نہیں کرتے ہیں اور وہاں پر بہت سے بے گناہ لوگوں کو گولیاں لگی ہیں وہ بندے زخمی ہیں کسی کے پاؤں میں کسی کے ہاتھ میں گولیاں لگی ہیں ان کی بھی ہم نے عیادت کی اپنی گونمنٹ کی طرف سے دوستوں کی طرف سے، ان کو معاوضہ دینا چاہیے اس میں سارے مزدور لوگ ہیں کوئی ریڑھی چلانے والا ہے کوئی دکان چلانے والا ہے کوئی چھوٹے بیچنے والا ہے تو ان کو معاوضہ دینا چاہیے اور جناب سپیکر! امن و امان کا مسئلہ پہلے بہت اچھا تھا لیکن ابھی پھر ایک ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ وہ ہمارے کنٹرول سے باہر ہو رہا ہے وزیر اعلیٰ صاحب تو نہیں ہیں کہ ان کے توسط سے کہہ دوں کہ اس پر ایک ایسا کنٹرول ہونا چاہیے ان لوگوں کی گرفتاریاں ہونی چاہیں نہیں تو ان کو گولی مارنے کا آرڈر دیا جائے اور سر! ایک اور مسئلہ ہے جب ہم اسلام آباد کئے تھے چیف منٹر صاحب ہمارے ساتھ تھے ہم نے پلانگ کمیشن میں ایک مسئلہ اٹھایا تھا اپنے علاقے کے حوالے سے۔ این ایچ اے کی حسین کمپنی جو ہم نے کہا کہ اس کو بلیک لسٹ کیا جائے چمن سے لیکر کوئی تک اور کوئی سے لیکر قلات تک جو روڈ کی حالت ہے میں نے اس وقت بھی یہ تشویش ظاہر کی تھی کہ بھئی اگر یہ کمیشن ہو تو ہمارا جو کام ہے وہ رک جائیگا اور وہی ہوا آج تک اس پر کوئی کام نہیں ہوا ہے حسین کمپنی کو بلیک لسٹ کیا گیا اس کے بعد کسی کنٹریکٹر کو نہیں لایا ہم نے وہاں پر نام بھی لیا انہوں نے کہا کہ آپ اپنی مرضی سے نام دیدیں لیکن آج تک اس روڈ پر کام نہیں ہو رہا ہے میں پرسوں اپنے گاؤں سے آرہا تھا راستے میں گاڑی والے مجھے لائٹس دیتے ہوئے ہاتھ بھار ہے تھے کہ روڈ کی حالت دیکھیں ہمارے ٹرکوں کی کیا حالت ہے تو میں پھر اس اسمبلی اور دوستوں کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو

چین سے قلات تک روڈ ہے یا اپنے کنٹریکٹر کو دیا جائے اور جو روڈ بنائی گئی ہے اس کی بھی حالت ابھی بارش سے وہ بھی خراب ہو گئی ہے جو بھی روڈ K S نے بنائی ہوئی ہے یا حسین نے بنائی ہوئی ہے آپ ایک ٹیم بنائیں وہ اس کی چینگ کرے وہ بھی خراب ہوئی ہے اور صدر صاحب سے بھی ہم نے ایک request کی تھی جب ہم گئے تھے کہ ہماری لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ، پچھلے سیزن میں 18 سے 20 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی تھی اور ہمارے پورے بلوجستان میں بلوج ایریا میں یا ہمارے پشتون ایریا میں 100 فیصد ان لوگوں کا گزارہ ٹیوب ویلوں پر ہے اور ہماری زراعت کا وہی ایک وصلیہ ہے کہ ٹیوب ویل سے پانی دے کر ان کو سیراب کیا جاتا ہے اور اتنے نقصانات ہوئے ہیں کہ باغات، درختوں کے پتے بھی زرد پڑے ہوئے ہیں تو ہم نے request کی تھی کہ جتنے بھی قرضے ہیں ان کو معاف کیا جائے انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ بھی کیا کہ آپ قرارداد کی شکل میں پاس کریں ہم ان پر عمل کریں گے لیکن آج تک کچھ نہیں ہوا ہے ہم پھر اس اسمبلی کے توسط سے یہ کہنا چاہتے ہیں اور آپ سب سے request کرتے ہیں کہ ان سے قرضے معاف کرنے کی درخواست کریں اور وہ معاف کرائے جائیں اور ہم مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں صدر صاحب کا وزیر اعظم صاحب کا اور خصوصاً اپنے چیف منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے جو بلوجستان کے مسائل ہیں بہت اچھے طریقے سے وہاں پر اٹھائے اور سب سے بڑا مسئلہ جو ہمارے اوورڈ رافت کا تھا وہ معاف کرایا گیا اور چھ مہینے تک اس پر کوئی سود نہیں ہو گا اور چھ مہینے کے بعد وہ معاف کرایا جائیگا تو اس سے بھی ہمارے صوبے پر بہت بڑے اثرات مرتب ہوئے کیونکہ جو سود ہم نے پچاس کروڑ تیس کروڑ دینے تھے وہ ہم اپنے صوبے کی ترقی پر خرچ کریں گے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ شکریہ!

**جناب سپیکر: جی ڈاکٹر فوزیہ!**

**ڈاکٹر فوزیہ نذیر میری:** شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں تمام معزز اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو انہوں نے اس تحریک کی حمایت کی اور مجھے پاکستان نرستگ کو نسل کا ممبر nominate کیا اور انشاء اللہ

I will do my best for this distinction .

**جناب سپیکر: وزیر بلدیات!**

**جناب عبدالحاق بشر دوست (وزیر بلدیات):** جناب سپیکر صاحب! انجینئر زمرک صاحب نے ایک پوائنٹ اٹھایا A N کے بارے میں، میں اس کے حق میں کچھ بات کرنا چاہونا چونکہ پہلے بھی ہم نے اور سردار شاء اللہ نے یہاں پر ایک قرارداد تیبل کرنے کی کوشش کی لیکن اس وقت کچھ ایسی وجوہات تھیں اس وجہ سے وہ پیش نہ

کر سکیں لیکن اس وقت جو ذوب قلعہ سیف اللہ سیکشن ہے N50 اس پر اب تک ٹینڈرنیں ہوئے ہیں یہ خرچ جو وزیر یونیو نے ظاہر کیا ہے کہ اب اس پر ٹینڈرنیں ہونگے یا کام مزید ڈیل پائے گا اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ یہ فنڈر lapse ہو جائیں یا کچھ اور ہو جائے میں اس ایوان کے توسط سے بلوچستان میں جتنے بھی حسین کمپنی کے کام تھے اور وہ اس وقت بلیک لست کر دی گئی ہے ان کے جلد از جلد ٹینڈر کر ادیے جائیں تاکہ بلوچستان میں سڑکوں کا جال بچے اور لوگوں کی جو مشکلات اور مجبوریاں ہیں وہ ختم ہوں اور ان کے لئے یہ کام جلد از جلد شروع کیا جائے لہذا میں ایوان سے اپیل کروں گا کہ وہ اس بارے میں ایک ثبت رائے دے۔

**میر جیب الرحمن محمد حسني (وزیری - واسا اور QGWSP):** جناب پیکر صاحب! نیشنل ہائی وے کی ایک روڈ سوراب، بسمہ، نال اور پنجگور آگے ہوشتاب تک بن رہی ہے گزشتہ سال یہ منظور ہوئی تھی اس پر کام بھی شروع ہوا اس کے لئے 22 ارب روپے رکھے گئے تھے جب کام شروع ہوا کچھ عرصہ چلتا رہا ابھی میرے خیال چھ مہینے سے اس کام کو بند کر دیا گیا ہے وہاں پر اسلام آباد میں میری ملاقات چیئر مین نیشنل ہائی وے سے ہوئی انہوں نے کہا کہ جی ہم نے فنڈر ریلیز کر دیے ہیں یہاں پر میری ملاقات FWO والوں سے ہوئی وہ یہ کام کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ جی اس کے لئے کوئی فنڈرنیں ہے صرف ایک ارب روپے ریلیز کر دیے گئے ہیں جس پر ٹھیکیداروں کے واجبات تھے وہ ہم نے دیدیے مزید ہمیں کہا گیا ہے کہ اس کے لئے کوئی پیسہ نہیں ہے اس کام کو بند کر دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت اہم روڈ ہے جہاں پر (پورا مکران پورا علاقہ) اس پر روزانہ ہزاروں لوگ سفر کرتے ہیں اس کے لئے میری گزارش ہے کہ کوئی قرارداد کی صورت میں اس کو لا یا جائے اور وفاقی حکومت سے کہا جائے کہ اس کو فوراً شروع کیا جائے۔

**جناب پیکر:** آپ کا پاوانٹ آن ریکارڈ آ گیا۔ جی ٹھہور صاحب!

**میر ٹھہور حسین خان ہوسہ:** جناب پیکر صاحب! میں بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ اہم روڈ ہے صحبت پور، ذریہ اللہ یار، اوستہ محمد اور وجہان جمالی عرصہ نو مہینے سے روڈ پر کام بند ہے پونے دوارب کا پراجیکٹ ہے کوئی ساٹھ کامیٹر ہے ابھی تھوڑا سا ایک ٹھیکیدار نے کام شروع کیا پھر روک دیا اور ان کو ریوازنگی کیا گیا حالانکہ ریوازنگیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ ایک مدت کے اندر ان کو مکمل کرنا تھا انہوں نے نہیں کیا یہ ان کا قصور تھا لیکن ابھی وہ کام بند ہے لوگ suffer کر رہے ہیں علاقہ involve کر رہا ہے یہ بھی قرارداد کی صورت میں اگر مرکز سے یا صوبائی حکومت، کیونکہ صوبائی حکومت کا بھی فنڈر کا مشروع کیا جائے۔

**جناب پیکر:** ٹھیک ہے مفتر اتفاق میشن صحافیوں کا آپ نے پوچھا کوئی grievances the problem

کیا۔۔۔۔۔

**جناب محمد یونس ملازئی (وزیر اطلاعات):** جناب سپیکر صاحب! پرسوں حسین علی یوسفی کا جواب قدمہ ہوا تو اس سلسلے میں جو شہر میں توڑ پھوڑ ہوئی (سماں) ٹی وی کے دفتر پر بھی حملہ ہوا تھا تو ان کو مطمئن کر کے آگئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی وزیر تعلیم!

**جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم):** جناب سپیکر صاحب! ہزارہ ڈبیو کریک پارٹی والے بھی آئے تھے ہم نے ان کو تسلی دی کہ ان کے قاتلوں کے خلاف کارروائی ہو گئی اور (سماں) ٹی وی والوں کے بارے میں ہمارے انفارمیشن منسٹر نے بتا دیا اس پر انہوں نے ایک ڈیمائڈ رکھی ہے کہ ایف آئی آر درج ہونی چاہیے تو وہ بھی آپ کے علم میں ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آئی جی سے اس بارے اجلاس کے بعد یقیناً میں بات کروں گا کیونکہ آزادی صحافت کے بغیر کوئی بھی حکومت کامیاب نہیں ہو سکتی اور صحافی چاہے پرنٹ میڈیا یا یا الیکٹریک میڈیا، ان کا تحفظ حکومت کی ہم سب کی ذمہ داری ہے ہم ان کے ساتھ مکمل تجھنگی کا اظہار کرتے ہیں I hope کوئی نہ کوشش کر گی کہ اگلی بار پریس کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ و نمانہ ہو I also congratulate the cabinet

the Chief Minister the Finance Minister Mr. Gelloo and his team جس پر 17 بلین کا اور ڈرافٹ off waive کیا ہے فیڈرل گورنمنٹ میں اس میں یقیناً ہمارے آفیسرز ہماری کیبینٹ ہمارے ممبروں کا بہت بڑا کردار ہے اور میں ان کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور میں ذاتی حیثیت میں بھی آپ کا شکر گزار ہوں Which relates to my constituency. کہ جی آپ نے جو 63 thousand plus bold step Cabinet has been very gracious. اٹھایا اور مقامی لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا جن کے لئے میں ذاتی طور پر بھی ان کا شکر گزار ہوں سپیشلی چیف منسٹر کا اور اس کی بینٹ کا۔ جی منسٹر صاحب! پلیز ٹائم No more agenda is there any things want you .

آپ کا ہے بولیں۔

**وزیر مال:** جناب سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے میں ایک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں کراچی کے حوالے سے کچھ عرصہ پہلے ہمارے چار بندوں کو جن کاچن سے تعلق تھا ان کو وہاں پر گورنمنٹ کی پولیس اور وہاں لا اے اینڈ آرڈر کی ایجنسیز، انہوں نے قتل کیئے اور انکے خلاف افواع اور ایک رپورٹ درج کی۔

**جناب سپیکر:** کراچی میں چارتا جرج بلوچستان کے تھے، yes۔

**وزیر مال:** ہاں یہی چار جوان جوتا جرتھے پھر میں نے ان سے بات کی میں نے جان گھکرانی صاحب سے بھی بات کی گوئی آف سندھ سے بھی بات کی اور میں یہ کہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب نے میرے خیال سے ان سے بات کی کہ ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی جائے اور جو بھی ان کی انکواڑی ہو وہ غیر جانبدار کرائی جائے لیکن سر! اس کے بعد پھر اشرف آغا ہماری سبزی منڈی اور عوامی نیشنل پارٹی کے صدر تھے ان کو بھی وہاں جو ایک تنظیم ہے جو اپنے آپ کو پہنچنیں کوئی قومی تنظیم کہتی ہے جو xxxxxxxxx تو میں ان کو کہتا ہوں انہوں نے دن دھاڑے ان کو قتل کر دیا۔

**جناب سپیکر:** نہیں یہ الفاظ کا روای سے حذف کئے جاتے ہیں، جی۔

**وزیر مال:** میں ایک درخواست کروں گا اور ایک request کروں گا اس ایوان سے اپنے ساتھیوں سے اور آپ کے توسط سے کہ گوئی آف سندھ سے یہ request کی جائے اور ان کو بتایا جائے کہ جنہوں نے قتل کیا ان کی شناخت بھی کی گئی اور ان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کی گئی کہ ان کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور وہاں پر پیشتوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے ان کے ہوٹلوں کو جلا کیا جاتا ہے ان کی دکانوں کو جلا کیا جاتا ہے ان کا قصور کیا ہے پورے کراچی کو انہی پیشتوں نے بنایا ہے وہاں محنت مزدوری کرتے ہیں بلڈنگ بناتے ہیں پوکیداری کرتے ہیں پھر بھی ان کو سزا دی جاتی ہے تو یہاں اسمبلی کے توسط سے قراردادی کسی صورت میں ان سے درخواست کی جائے کہ ان کو تحفظ دیا جائے اور جو قاتل ہیں ان کو گرفتار کرایا جائے Thank you

**جناب سپیکر:** آپ کا point on record Thank you You have spoken a آگیا ہے lot I have given you many please, please جی بولیں، بولیں۔

**وزیر بلدیات:** جناب اسپیکر صاحب! یہ جو کراچی کا واقعہ پیش آیا ہے وہاں کے جو پیشون elements ہیں جو پیشون قوم وہاں پر رہتی ہے کراچی کو آباد نہیں لوگوں نے کیا ہے اپنا خون پسینہ بہا کرو وہاں پر بلڈنگیں تعمیر کرائیں اور آج ان کے ساتھ یہ ایتیاز برنا جارہا ہے وہاں پر ان کو روزگار اور مزدوری، حتیٰ کہ ریڑی چلانے کے لئے بھی اجازت نہیں دی جا رہی ہے اور اس پر جتنی بھی ان کی مدد کی جائے بہت کم ہے ایک point جو آپ کے نالج میں اور اس ایوان کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کیبنت میں بھی یہ بات discuss ہوئی تھی چیف منسٹر صاحب نے واضح ہدایت دی تھی چیف سیکرٹری صاحب کو وہ سگر کے مقام ثروب اور ڈیرہ اسماعیل خان کا جو بارڈر ہے

بحکم جناب سپیکر صاحب یہ xxxxxxxxx الفاظ کا روای سے حذف کئے گئے۔

وہاں پر ایف سی کی جو چیک پوسٹ ہے اس پر گاڑیوں کو load اور unload کیا جاتا ہے حتیٰ کہ ماٹوں کی بڑی گاڑیاں ان سے unload کرائے جاتے ہیں پھر ان سے load کرائے جاتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** منشہ صاحب! آپ کراچی سے فوراً شیرانی پہنچ گئے؟

**وزیر بلدیات:** خیبر سے کراچی تک ہمارا جو پاکستان ہے اس پر ہم نے بولنا ہے۔

**Mr. Speaker:** Ok, your point is now on the record, your point come on the record, ok.

**وزیر بلدیات:** اس چیک پوسٹ پر چیف منشہ صاحب نے بھی واضح ہدایت دی ہے آپ مہربانی کر کے اس کا نوٹ لے لیں۔

**Mr. Speaker:** Your point come on the record, ok.

ٹھیک ہے جی مولانا عبدالباری صاحب!

**وزیر پلیک ہیلتھ انجینئرنگ:** جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ یہاں پر کوئی میں جیسے مسئلہ کی بنیادوں پر اور ایک نیا شوشا اور لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے ایک طرف سے تو لوگوں کو مارا جا رہا ہے دوسری طرف سے بے گناہ جو ریڑی والے ہیں دکاندار ہیں جس کا قتل یا واردات میں کوئی ہاتھ ہی نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے امن و امان کا جو مسئلہ ہے اس پر بات ہونی چاہیے ہم ہوم منشہ سے آپ کے توسط سے request کریں گے کہ کوئی کا جوز بوس حال ہے (بدامنی) اس پر حکومت کی طرف سے ان کی فور سز اور داروں کی طرف سے توجہ دینی چاہیے دوسری یہاں پر میں یہ گزارش کروں گا جناب سپیکر صاحب! آپ کا حلقة انتخاب کراچی سے بالکل touch ہے اور ہمارے کوئی تقریباً پچیس سو کے قریب ہوٹل اور دکانیں کراچی کے بد معالشوں نے بند کی تھیں اس بارے میں پرائم منشہ سے میں ملا اور صدر پاکستان کا جو نمائندہ اس سے میری ملاقات ہو گئی پھر سنده کے ذمہ داروں سے ہماری بات ہوئی اور ہم نے ان کو اس طریقے سے سمجھایا کہ ہم یہاں کراچی میں آ کر کے کوئی طالبانائزیشن کوئی غنڈہ گردی کوئی دوسرا، آپ ہمارے اوپر جو القاب رنام رکھ دیتے ہیں ہم وہ نہیں ہیں ہمارے لوگ آ کر کے یہاں پر کوئی روزگار، کیونکہ بلوجستان کے جو باغات ہیں یہاں پر جو drought کا مسئلہ ہے تو اس وجہ سے ہمارے کافی لوگ کراچی شفت ہو گئے اور کراچی کو ہمارے لوگوں نے آباد کیا ہوا ہے تو ان پر تشدد کرنا جیسے اشرف آغا کا بتا رہا تھا یا اس سے پہلے کافی ہمارے علاقے کے لوگوں کے کان اور ناک کاٹی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ”ایک ہوتا ہے سیدھا سادہ فائز کسی کو مارنا، ایک ہوتا ہے کسی کے کان یا ناک کاٹنا“ تو میں اس کو کھلی

دہشت گردی سمجھتا ہوں اگرچہ یہ الفاظ آپ حذف کریں لیکن آپ ایک حقیقی چیز کو حذف نہیں کر سکتے تو جناب پسیکر! آپ کے توسط سے وفاقی حکومت سے ہم سفارش کریں گے کہ ہمارے جو لوگ برس روزگار ہیں کراچی میں پنجاب میں جدھر بھی ہیں ان کو پاکستانی سمجھ کر ان کی جو قانونی پروپیشن ہے حکومت سنده کی ذمہ داری ہے میں نے حکومت سنده سے یہ بھی بات کی تھی کہ آپ کے کراچی میں 60 فیصد پینے کا پانی وہ حب کے ڈیم سے جارہا ہے جناب پسیکر! آپ کو پتہ ہے کہ کراچی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہمارے تعلقات ہیں بلوجستان کے کافی سنده کے ساتھ مراسم ہیں تو ان مراسم اور روایات کی بنیاد پر جناب پسیکر! آپ کے توسط سے میں پھر سنده گورنمنٹ کو کہ اس نے جتنی غفلت اور لاپرواٹی کا مظاہرہ کیا اور ہمارے لوگوں کی کوئی پچیس سو دکانیں، پھر میں جا کر کے صلح نامہ اور وہاں پر امن قائم کرنے کے لئے اور پھر گزشتہ محرم بڑے آرام سے، جس پر کراچی کی انتظامیہ نے بھی ایک ارادہ کر دیا تو اس پر جناب پسیکر صاحب! اور بھی کچھ پیش رفت کی ضرورت ہے۔  
(وآخر الدعوانا ان الحمد لله رب العالمين)

**جناب پسیکر:** اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 31 جنوری 2009ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بجکر پنیتیس منٹ پر انختام پذیر ہوا)

